Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۸) — مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

ضلع ملتان میں روئی کی فصل کو کیڑوں نے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ سی۔ ایچ جمیس۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن انبالہ نابالغ مہاراجہ پٹیالہ کے پاس مقرر کئے گئے۔ افواہ ہے کہ محسود جرگہ مقررہ جرمانہ کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ضلع حصار میں چیچک اور بخار نے آفت مچا رکھی ہے۔ سرکاری طور پر رپوٹ کی گئی ہے کہ موضع درنم ضلع گورداسپور میں طاعون سے ۲۲ موتیں ہوئیں۔ حضور والیسرائے نے ریاست ٹراونکور کی خوب سیر کی۔ مدرسہ کو ملاحظہ کیا۔ مہاراجہ کالج میں ایڈریس لیا۔ وزیر ہند نے فرمایا کہ امریکہ میں جعلی ڈگریاں بکتی ہیں اس سے خبردار رہیں۔ ممالک شمال و مغرب میں ڈپٹی کلکٹروں کا امتحان مقابلہ ماہ فروری میں ہوگا ۱۳ امیدوار ہیں۔ لکھنو میں۔ لوہے و پیتل کے ڈھالنے کا کارخانہ محلہ ڈالی گنج میں جاری کیا جاویگا۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹیریٹ کے امتحان میں۔ بی۔ اے۔ کی قید لگادی گئی۔ ممالک شمال و مغرب میں دیہاتی بینک قایم کرنے کے کام پر ایک خاص افسر لگائے گئے ہیں۔ بوئر قیدیوں کی رہائش کے واسطے سیلون میں اور مکانات بن رہے ہیں۔ لارڈ جرسی معہ لیڈی صاحبہ حضور نظام کے مہمان ہیں۔ عالی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب آج کل دورہ پر ہیں۔ چیف سکرٹری مسٹر ڈونی صاحب بالقابہ پٹیالہ کا انتظام فرماکر بمقام سالار والہ کیمپ آملے۔ سرحدی اضلاع ہزارہ پشاور۔ کوہاٹ۔ بنوں میں الکیٹ اسلحہ جاری کیا گیا۔

مسٹر ایچ۔ اے۔ بی۔ رائگٹن صاحب بیرسٹر ایٹ لا گورنمنٹ پنجاب کے لیگل ریممبرنسر مقرر کئے گئے۔ حضور والیسرائے کوچین سے روانہ ہوکر ۲۰ کی صبح کو کوبلوں میں رونق افروز ہوئے۔ بحری سفر نہایت خوشنما تھا۔ یہاں کی سیر فرماکر بذریعہ کشتی ٹراونڈرم تشریف لے گئے۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس جو پٹنہ میں ہوگی نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی اس کے پریسیڈنٹ ہونگے۔ عالی جناب کنور ہرنام سنگھ صاحب سے پریسیڈنٹ کانگرس ہونے کے لئے دریافت کیا گیا۔ اس کو شکریہ کے ساتھ نامنظور کیا۔ جہلم میں ایک معطل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر سرکاری طور پر مقدمہ دائر کیا گیا اور تحقیقات شروع ہوگئی۔ پٹیالہ میں ۷ اروز تک ماتم رہیگا۔ بعدازاں مہاراجہ پٹیالہ کے گھوڑے معہ ساز و سامان کے کلکتہ میں بھیجکر نیلام کئے جاینگے۔ مسٹر مرٹن صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کی میعاد عہدہ جولائی تک بڑھ گئی۔ کانپور کے ۸ بلوائیوں کو ۱۴ نومبر کو پھانسی ملنی تھی اس روز نہ ملی۔ وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ سر جان وڈ برن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگالہ دارجلنگ سے کلکتہ کو تشریف لے گئے۔ مدراس اور رنگون کے سلح خانوں کا بہت سا ناکارہ اسباب سمندر میں ڈبو دیا جائیگا۔ مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ گوالیار چین سے واپس ہندوستان آتے ہیں۔ ہندوستان میں خیراتی کاموں پر قحط زدوں کی تعداد ۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۸۱۷ رہ گئی۔ کالکا شملہ ریلوے دو فٹ فراخ رہیگی۔ ۲½ فٹ کی تجویز نامنظور ہوئی۔ وزیر ہند نے ہندوستان کے توپخانہ میں ۴۰۰ گھوڑوں کا اضافہ منظور فرمایا۔ سینٹ برنارڈ کی پہاڑیوں میں برف کے نیچے دبے ہوئے مسافروں کا پتہ لگانے اور انہیں نکالنے کے لئے ایک خاص قسم کے کتوں کو سدھایا جاتا ہے۔ حال میں ایک ایسے ہی کتے کی یادگار قایم کی گئی ہے جس نے اب تک چالیس جانیں بچائی تھیں۔ اس مفید جانور نے ایک دفعہ ایک دس سالہ لڑکے کو برف کے نیچے سے نکالکر پہلے اپنے سانس کی گرمی سے اُسے گرم کیا۔ اور پھر اُسے اپنی پشت پر سوار کرکے شہر میں پہنچا دیا تھا۔ افسوس کہ اس نیک دل حیوان کو کسی ناواقف شخص نے مار دیا ہے جس کی جان بچانے کے لئے غالباً اس نے کوشش کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ کم ازکم چھ آدمی ہر وقت زار روس کے ہمراہ رہتے ہیں جو شاہی محل میں ہی پیدا اور پرورش ہوئے۔ اور وفادار بیان کئے جاتے ہیں۔ زار جس مکان میں ٹھہرتے ہیں اس کی دیواروں۔ فرش چمنی۔ قفلوں اور تمام اسباب وغیرہ کا امتحان کرنا ہی ان کا کام ہوتا ہے۔ تاکہ اس میں کوئی ایسی چیز نہ رکھی ہوئی ہو جو زار کی جان کو خطرے میں ڈالدے۔ شاہنشاہ چین کی بوڑھی ماں جو آج کل سلطنت چین کی حکمران سمجھی جاتی ہے۔ اصل میں ایک نہایت چھوٹے درجے کے سوداگر کی لڑکی ہے۔ اس سوداگر نے تنگدستی کے باعث بچپن کے زمانے میں ہی اُسے ایک امیر کے ہاتھ فروخت کردیا تھا۔ جب اس لڑکی نے لکھنا پڑھنا شروع کیا تو ایسی ہونہار معلوم ہونے لگی کہ اس امیر نے اسے اپنے شاہنشاہ کی خدمت میں بطور تحفہ کے بھیجنا ضروری سمجھا۔ بڑی ہونے پر اس نے شاہنشاہ کے دل میں اسقدر جگہ حاصل کی کہ اسکی سب سے پیاری بیگم ہوگئی۔ جب اسکا خاوند بیس سال کی عمر میں گذر گیا تو اُسنے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اور اپنے تین سالہ بھتیجے کو تخت پر بٹھاکر آپ اسکی محافظ بن گئی۔ اب یہی لڑکا اٹھائیس برس کی عمر کا ہے جسکے ساتھ کشیدہ نااتفاقی ہوجانے کے باعث تمام سلطنت ڈانواڈول حالت میں ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری سی۔ ایم۔ وہیری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری سی۔ بن۔ چداس ایم۔ اے۔ پنڈت رلیا رام اور منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے، پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب، پادری جیمل سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ رائے صاحب، پادری کیدار ناتھ صاحب بنٹ
ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

اخبار عام مورخہ ۲۰ نومبر نے عالی جناب آنریبل کنور ہرنام سنگھ صاحب کے حالات لکھتے ہوئے ایک سفید جھوٹ لکھا کہ "انہوں نے عیسائی مذہب محض بچپن کی عمر میں اختیار کیا تھا جس میں ان کا قصور نہیں ہے"۔ واضح ہو کہ کنور صاحب ممدوح عیسائی مذہب اختیار کرنے سے پہلے نہایت عمدہ علمی لیاقت رکھتے تھے اور تمام مذاہب کی پوری پوری تحقیقات کر چکے تھے۔ جب دیگر مذاہب کو زندگی اور نجات سے خالی پایا تو خداوند یسوع پر جو زندگی کا چشمہ ہے ایمان لائے اور محض بچپن کی عمر میں نہیں بلکہ محض جوانی کی عمر میں ٭

پادری احسان اللہ صاحب امریکہ سے واپس آگئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ پادری صاحب وہاں کے حالات سے ناظرین کو آگاہ کریں گے کہ ہندوستانی لوگوں کو امریکہ میں جا کر خدا کا کام کرنے میں کیسی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ریچھ لکھ سکتے ہیں۔ ٹریبون کہتا ہے کہ ایک شخص کیلیفورنیا کا باشندہ مسمی گرزلی ۵۴ سال کے عرصہ سے ریچھوں کا شکار کرتا رہتا ہے گرزلی نے اپنی عورت کی نعش پر (جو ایک ریچھ سے لڑتی ہوئی مر گئی تھی جبکہ اس کے بچہ کو ریچھ کھا گیا تھا) قسم کھائی تھی کہ میں برابر ریچھوں کو شکار کرتا رہوں گا۔ وہ کہتا ہے کہ ریچھ درختوں پر کچھ لکھ دیتا ہے۔ میں نے ایک بڈھے ریچھ کو دیکھا کہ چیڑ کے درخت پر کچھ خاص قسم کے خراش کیا کرتا تھا۔ اور میں نے شکار کرنے کے وقت تجربہ کیا کہ دیگر ریچھ وہاں سے گذرتے ہوئے نہایت غور کے ساتھ ان خراشوں کو دیکھ کر جنگل میں بھاگ جاتے تھے اور کہ یہہ خراش ہمیشہ ایک خاص قسم کے ہوتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ ان میں میری نسبت کچھ لکھا ہوا ہوتا تھا۔ گو لوگ مجھے خبطی کہتے ہیں لیکن میں نے بہت غور کیا ہے ٭

شوانند جی کہتے ہیں کہ جو آتما شانت اوستھا کو حاصل کر لیتا ہے اور پریم اور آنند لوک کا باسی ہو جاتا ہے وہ زبان حال سے ذیل کے الفاظ کہنے کے قابل ہو جاتا ہے "(۱) راہِ حق اور زندگی میں ہوں"۔ شوآنند جی کے کہنے کے مطابق ظاہر ہے کہ ہندو مسلمان آتش پرست یہودی جو آتما شانت اوستھا حاصل کر لیتا ہے اپنے آپ کو راہ حق اور زندگی کہنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ ہم اس کا جواب یہہ دیتے ہیں کہ شوآنند جی کا یہہ کہنا سراسر غلط ہے۔ کسی مذہبی کتاب نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ کوئی شانت اوستھا حاصل کیا ہوا شخص مذکورۃ الصدر الفاظ اپنی نسبت کہے۔ یہہ الفاظ خداوند مسیح نے اپنے حق میں کہے ہیں جو حقیقت میں راہ حق اور زندگی ہے اور جو شخص خداوند مسیح پر ایمان لائے وہ اس کو شانت اوستھا عطا کرتا ہے۔ مگر یہہ شانت اوستھا حاصل کرنے والا شخص بھی ہرگز اپنے آپ کو راہ حق اور زندگی کہنے کا مستحق نہیں قرار دے سکتا۔ اور حقیقی شانت مسیح کے بغیر نہیں ملتی ٭

والنٹیران ملتان ہارس وطن کو واپس ہو گئے ٭

تار برقیان

ڈیلی ایکسپریس کہتا ہے کہ لارڈ کچنر صاحب نے جنگ کے ختم کرنے کا ایک نہایت عمدہ منصوبہ قرار دیا ہے۔ تمام نامہ نگاران اخبار کو جنوبی افریقہ سے واپس یورپ میں آنے کے لئے کہہ دیا جائیگا۔ لارڈ کچنر لفٹنٹ جنرل بنا دئے جائیں گے اور لارڈ رابرٹس کے واپس آنے پر ان کے جانشین ہونگے ٭ نوآبادی تسمانیہ کی فوج نے لڑائی میں نمایاں بہادری کی۔ اس فوج کے لفٹنٹ ویسی نے جنگ وار مباد میں شجاعت کے صلہ میں وکٹوریہ کراس حاصل کیا ٭ مسٹر کروگر کی آمد پر مارسلیز میں جو نمائش کی گئی پولیٹیکل طور پر اس کی کچھ وقعت نہیں ٭ فرنچ اخبار مسٹر کروگر کی ناامیدیاں ظاہر کر رہے ہیں اور مسٹر کروگر کو کہتے ہیں کہ پولیٹیکل مقصدوں کی مبالغہ آمیز تقریروں پر گمراہ نہ ہو ٭ صرف نیشنلسٹ فرقہ کے اخبار کروگر کو امید دلاتے ہیں کہ یورپ ضرور اس کی مدد کریگا ٭ ڈیجون کو جاتے ہوئے مسٹر کروگر کا سٹیشن پر پرتپاک استقبال ہوا ٭ فرنچ پریسیڈنٹ لوبٹ اور مسٹر کروگر کی ملاقات ہوئی لیکن کوئی پولیٹیکل گفتگو نہ ہوئی ٭ زار روس کی حالت اب کسی قدر اچھی ہے کسی قدر غنودگی بھی آتی ہے ٭ جرمن فوج نے چینی فوج سے شکست نہیں کھائی ٭ روسی حکام نے کہا کہ ترکی ریلوے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ روسی حکام پھر ریلوے پر قابض ہو گئے۔ ریلوے کے ٹکٹ روسی زبان میں کر دئے ٭ امریکن گورنمنٹ کہتی ہے کہ کم ہرجانہ اور سرغنوں کی سزا میں ترقی لازم ہے ٭ ملکہ ہالینڈ کی شادی ایک جرمن شاہزادے ڈیوک ہنری سے ہونیوالی ہے۔ یہہ شادی جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہوگی شاہان یورپ کے قائم مقاموں کی دعوت کی جائیگی۔ بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں ٭ امریکہ کے نزدیک یورپ دل سے امریکہ کا حصہ بخرہ کرنا چاہتا ہے ٭ افواہ ہے کہ شہنشاہ بیگم چین نے وائسرایوں کے نام مقابلہ کرنے کے لئے خفیہ احکام بھیجے ٭ لارڈ رابرٹس کا گھوڑا گر پڑا مگر حضور ممدوح کو کچھ چوٹ نہیں آئی ٭ سٹانڈرٹن و میڈلبرگ کے درمیان کئی مقابلے ہوئے ٭ جرمن فوج نے مقام انگ ٹیچو انگ میں جرمن فوج نے ۵۰ باکسر قتل کئے اور ۳ توپیں چھینیں ٭ چینی فوج کا ایک اور دستہ شکست کھا کر جانب شانسی بھاگ گیا ٭ پیکن اور تنشن کے درمیان دریا بالکل منجمد ہو گیا ٭ ہندوستانی فوج تنگ ہے ٭ بقول روسی مراسلت کے منچوریا میں مقامی سرداروں سے جنگ جاری ہے ٭ فرنچ مراسلت سے خبر آئی کہ چینی شاہی قبروں کی بے عزتی نہیں کی گئی ٭ پیرس میں ہر روز ۲۰۰۰ مرد اور ۲۰۰۰ عورتیں صرف بازار و سڑکیں دھونے کا کام کرتے ہیں۔ عورتیں صرف صبح کے وقت۔ مگر مرد ۶ بجے صبح سے ۶ بجے شام تک یومیہ کام کرتے ہیں ٭

مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ

غیر ممکن کا ممکن ہونا

لوقا ۱۸ : ۲۷

ناظرین عنوان بالا کو پڑھکر شاید آپ خیال کرینگے کہ یہہ عقلاً ایک بیہودہ بات ہے کہ جس کا ہونا دشوار ہے بلکہ غیر ممکن ہے۔ وہ کیونکر ممکن ہو سکے۔ لیکن کلام اللہ سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو آدمیوں کے نزدیک غیر ممکن ہے وہ خدا سے ممکن ہو سکتا ہے۔ اور اس پر کوئی چون وچرا نہیں کرسکتا یہہ بات بخوبی روشن ہے کہ انسان قول وفعل اور خیال سے ناپاک ہے اور فطرت ہی سے بگڑا ہوا اور گناہ آلودہ ٹھہر چکا ہے۔ اس کے رگ وریشے اور جان وروح میں گناہ نے اپنا خیمہ جما لیا ہے بلکہ انسان اپنی ماں کے پیٹ ہی سے گناہ آلودہ پیدا ہوتا ہے۔ اب یہہ کام کہ ایسا گنہگار نیک کردار بن جاوے اور ناپاک دھویا جاکے اور پاک ہو جاوے۔ اور انسانی نفسانی اور شیطانی خواہشات سے بری ہو کر پاک و نیک بنے اور قدوس خدا کی حضوری میں جانے اور رہنے کے لایق ہو جاوے انسانی نظر میں ایک غیر ممکن امر ہے پر خدائے قادر اور خالق مطلق کے سامنے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے بلکہ سب کچھ ہو سکتا ہے اور اسنے یہہ کام ممکن کر دکھلایا ہے۔

خدا نے جو کسی گنہگار کی موت نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ گنہگار بچائے جاویں محبت سے پُر ہو کر انسان کو بچانے کے لئے رحم سے بھر کر راہ نجات یوں کھولی کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو اس دنیا میں بھیجدیا تاکہ عاصی گنہگاروں کو بچانے کے لئے چشمہ شافی خون عیسی بہایا جاوے اور گناہوں کا فدیہ دیا جاوے اور توبہ و ایمان کی شرط پر گناہ کی سزا اور آلایش دور کیجاوے اور عالم بالا سے روح پاک کی خاص برکت نازل ہو جو گنہگار کے داغ عصیان کو دھو کر صاف و پاک کر کے ہر ایک نیک کام کے لئے تیار کرے۔ یہہ روح قدس ہر ایک نعمت الٰہی ہے کہ جس کے وسیلے سے یہہ بڑا مشکل اور دشوار کام حل ہوتا ہے۔ الٰہی طاقت کے بغیر انسان کی ناپاکی اور نجاست کی آلودگی کسی طرح سے دور نہ ہو سکتی تھی۔ اور جو لوگ کسی اور وجہہ اور طریق سے اس بڑے مشکل اور ضروری اور انسانی نظر و طاقت سے باہر غیر ممکن کام کو کرنا چاہتے ہیں بالکل ناکامیاب رہیں گے۔ اور بحر عصیاں سے ہرگز باہر نہ نکل سکیں گے۔ اور موت اور دوزخ کسی طرح سے ٹل نہ سکیں گے۔ گناہ کی سزا ضرور اٹھانی پڑیگی۔ پر جو کوئی چاہے کہ اس خطرناک حالت سے نکلے اور فضل کو قبول کرے اس کو خدا کا عجیب رحم بچانے کو تیار ہے۔ صرف توبہ اور ایمان کے آسان اور سہل طریق سے وہ گنہگار کو فضل کی نجات بخش نعمتیں مفت دینے کو تیار و آمادہ ہے۔ گنہگار کے لئے اس برکت کو حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں۔ صرف ایمان کا ہاتھ بڑھانے کی دیر ہے۔ انجیل کی بشارت یہی ہے کہ ایمان لاؤ اور نجات پاؤ۔" تب یہہ غیر ممکن بات خود بخود ممکن ہو جاویگی کہ عاصی گنہگار تبدیل ہو کر پاک وصاف ہوتا چلا جاویگا جب تک کہ اس کا تمام ناقص نیست نہ ہو جاوے اور وہ سرتاپا کامل نہ بنے۔

اے ناظرین جو اب تک مسیحی ایمان نہیں رکھتے ہو دیکھو کہ یہہ طریق کیسا عجیب اور نجات بخش ہے اور جلد خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر ایسی بڑی نجات کے مستحق بن جاؤ اور پاک اور بے عیب ٹھہر کر نجات کی بڑی برکت حاصل کر و چلینگے۔

✲ بلکہ ذات الٰہی کا تیسرا اقنوم ہے جو قدرت، حشمت اور جلال میں برابر اور ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے اس کام کا ممکن ہونا کچھ مشکل نہیں تھا لہذا یہہ غیر ممکن کام پاک روح کے وسیلے سے انجام کو پہنچایا گیا ۔

جھنگ بار

اس علاقہ کا کام حسب معمولی چل رہا ہے پادری گریمین صاحب کلارک آباد اور لاہور کی طرف اپنے کام اور خدمت کے واسطے ایک مہینہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں اور وہ ماہ نومبر کے آخر میں لاہور کانفرنس کے بعد واپس آویں گے۔ کام اس علاقہ کا بہت ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اس وقت تک علاوہ منٹگمری والہ اور گریمین آباد کے بار کے مسیحیوں کی تفصیل اس طرح پر ہے۔

۴۸ مختلف گاؤں میں مسیحیوں کی تعداد	۱۲۱
اوپر کے گاؤں میں مسیحیوں کے بچے وغیرہ جن کے بپتسمہ ابھی تک نہیں ہوئے۔	۳۲۹
۵۶ مختلف گاؤں میں متلاشیوں کی تعداد۔	۵۰۱
موضع منٹگمری والہ کے مسیحیوں کی تعداد۔	۸۵۱
" گریمین آباد کے " " "	۲۳۹
میزان	۳۱۵۹

مسیحی اور متلاشی ملاکر اس وقت ۳۱۵۹ ہیں علاوہ اس کے بیس اور گاؤں کی خبر ملی ہے جہاں مسیحی رہتے ہیں پر ابھی تک ہم میں سے وہاں کوئی نہیں پہنچ سکا نہ ان کی تعداد معلوم اور نہ وہ ہمارے حساب میں شامل ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگ کے شہر کی عمارتیں بن رہی ہیں۔ امید ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء کے درمیان تک کل شہر تعمیر ہو جاویگا۔ سمندری جو نئی تحصیل بنی ہے وہ موضع گریمین آباد سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تحصیل کے کھل جانے کے بعد کوئی ۱۵۔ ۲۰ نئی دوکانیں کھل گئی ہیں جو شخص سرکار میں جاکر درخواست دیوے سرکار اس سے ۸ر ماہوار لے لیتی ہے اور ایک دوکان کی زمین دے دیتی ہے۔ یہہ بندوبست صرف اس وقت تک ہے جب تک کہ سمندری کا شہر آباد نہیں ہوتا۔

۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء مقرر ہوا ہی کہ اس روز سمندری کے شہر کے احاطوں اور دوکانوں کی زمین نیلام ہووے جو لوگ اس روز حاضر ہونگے زمین خرید سکینگے۔

پادری بیٹمین صاحب نے سمندری شہر میں سے ۳ ایکڑ زمین خریدی ہی کہ اس میں مشن کی عمارتیں ہسپتال اور گرجہ۔ سکول وغیرہ بنائے جاویں۔

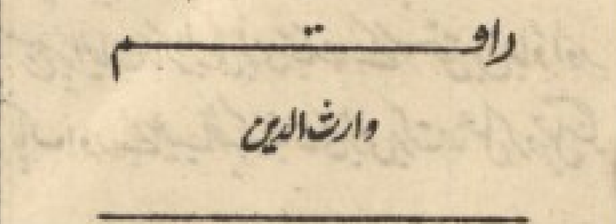
بار کے زمینداروں کو سب سے زیادہ تکلیف پٹواریوں سے ہی۔ یہہ ایک فرقہ ہی جو اکثر اپنی ہی مرضی پر چلتا ہی۔

موضع بیٹمین آباد کے پٹواری کو ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو حکم ملا کہ وہ مسیحیوں کو احاطوں کے نشان لگا دیوے پر اس بندہ خدا نے اخیر اکتوبر تک بھی اس کام کو شروع نہ کیا۔ آخر کار ہم نے پادری بیٹمین صاحب کی معرفت جونس صاحب بہادر سے جو علاقہ بار کے منتظم آبادی ہیں۔ اجازت لی کہ ہم خود احاطہ بندی کر لیویں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ میں یہہ کام ختم کیا گیا اور ہر ایک مسیحی کاشتکار کو اسکا احاطہ دیا گیا۔

آج ۴ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء ہم نے پہلی دفعہ موضع بیٹمین آباد کے گرجہ کے احاطہ میں عبادت کی۔ عبادت خاص طور پر تھی یعنے وہ موقع ورود کے وقت پڑھا گیا (۲ تواریخ ۶ باب) جو حضرت سلیمان نے یروشلم کی ہیکل کھلتے وقت دعا کی تھی۔ اور ہم نے خاص دعائیں کیں (۱) موجودہ آبادکاروں (۲) مزارعوں (۳) کمیروں (۴) پیدا ہونے والے بچوں کیلئے (۵) جن کے بپتسمہ ہونگے (۶) جن کے بیاہ ہونگے۔ (۷) جو مریں گے (۸) جو پڑھیں گے (۹) پڑھانیوالوں کے واسطے (۱۰) کارندوں کے واسطے (۱۱) دکانداروں کے لیئے (۱۲) جو یہاں سے جاکر دوسری جگہہ نوکر ہونگے (۱۳) جو یہاں سے دوسری جگہہ مسافری کو جاویں گے (۱۴) مسافروں کے لئے جو آویں گے (۱۵) ہسپتال کے کارندوں اور مریضوں کے لئے (۱۶) جو دینی خدمت پر مقرر ہونگے (۱۷) جو ستقیم ہونگے (۱۸) جو عشائے ربانی لیں گے (۱۹) جو دعا مانگا کریں گے (۲۰) یتیموں اور بیواؤں اور ان کے مددگاروں کے لئے (۲۱) بھوکوں کے لیئے (۲۲) کھیتی میں کامیابی کے لئے (۲۳) بیلوں اور دوسرے جانوروں کے لئے (۲۴) ذخیروں کے لئے (۲۵) بارش و نہر کے لئے (۲۶) لوگوں کی ضرورتوں کے واسطے (۲۷) مسیحی دین کی ترقی کے لئے (۲۸) رحیم لوگوں کے لئے (۲۹) زنانہ کام اور (۳۰) مبتلا شیطوں کے لئے۔

بار کے علاقہ میں جو گاؤں بنائے گئے ہیں وہ سب ایک ہی شکل کے ہیں۔ ہر ایک زمینداری گاؤں ایک ایک مربعہ میں ہوتا ہی جس کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک طرف گیارہ سو فٹ ہی۔ اس میں زمینداروں کے احاطے ۱۲۰ فٹ لمبے اور ۸۰ فٹ چوڑے ہوتے ہیں۔ گاؤں کے باہر چاروں طرف ایک سڑک ہوتی ہی۔ شمال اور مغرب کی طرف ۴۰ فٹ چوڑی اور جنوب و مشرق کی طرف ۶۰ فٹ چوڑی۔

ایک سڑک گاؤں کے درمیان شمال سے جنوب کو اور مشرق سے مغرب کو ۴۰۔۴۰ فٹ چوڑی ہوتی ہی۔ اور گاؤں کے درمیان کا چوک ۸۰ فٹ لمبا اور ۸۰ فٹ چوڑا ہوتا ہی۔


راقم
وارث الدین

اندازہ لگایا گیا ہی کہ معمولی انسان کا دل ایک منٹ میں ۷۰ دفعہ حرکت کرتا ہی جس سے بدن میں ۲۰۷ گز فی منٹ کے حساب سے خون چلتا ہی اس حساب سے خون کی رفتار انسانی جسم میں فی گھنٹہ ۷ میل اور روزانہ ۱۶۸ میل ہو جاتی ہی۔

ایکٹ ہائے کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب منظور کردہ جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل

گورنمنٹ ہند

صیغہ وضع آئین و قوانین

کونسل جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر ہند کا منددجہ ذیل ایکٹ جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو منظور ہوا اور عام اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء

ایکٹ بمراد ترمیم قانون متعلقہ اراضی زرعی واقعہ ملک پنجاب

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہی کہ اراضیات زرعی واقعہ ملک پنجاب کے قانون کی ترمیم کی جاوے۔ لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہیں۔

مراتب ابتدائی

مختصر نام و وسعت و تاریخ نفاذ

دفعہ ۱۔ (۱) اس ایکٹ کا نام انتقال اراضی پنجاب سنہ ۱۹۰۰ء ہوگا۔

(۲) یہہ اس تمام قلمرو میں نافذ ہوگا جو زیر اہتمام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر موجود الوقت کے ہوں۔

(۳) یہہ اس تاریخ سے نافذ ہوگا جو جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماکر بذریعہ اعلان مندرجہ گزٹ آف انڈیا ہدایت فرماوینگے۔

تعریفات

دفعہ ۲۔ اس ایکٹ میں اگر کوئی امر قرینہ عبارت یا مضمون کے خلاف نہ ہو۔ تو

(۱) لفظ "زراعت پیشہ" سے وہ شخص مراد ہی جس کے پاس زرعی اراضی ہو اور اس کا نام یا اس کے کسی بزرگ کا نام سلسلہ ذکور میں بحیثیت مالک زمین یا مزارع

موروثی یا مزارع دخیلکار کسی محال میں بندوبست قانونی اول کے وقت درج ہوا ہو یا اگر بندوبست قانونی اول ۱۸۷۱ء میں یا اس کے بعد ہوا ہو تو بندوبست قانونی اول میں یا کسی بندوبست میں جو اس سے پہلے ہو چکا ہو جیسا کہ لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم تحریری مقرر فرما دیوے مگر شرط یہہ ہے کہ اگر بعد ایسے بندوبست ہو جانے کے عدالت دیوانی یا کسی اور حاکم مجاز نے قبل از نفاذ ایکٹ ہذا یہہ قرار دیا ہو کہ کسی شخص کا نام غلطی سے درج ہو گیا تھا یا کسی شخص کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا یا کوئی حق مندرجہ مسل حقیت غلطی سے درج ہو گیا تھا تو تعریف ہذا کا مفہوم ایسے فیصلہ کا جایز لحاظ کر کے لیا جائیگا اور نیز یہہ شرط بھی ہوگی کہ لوکل گورنمنٹ بحصول پیشگی منظوری جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بمقامی سرکاری گزٹ کے ذریعہ اعلان کر کے اس تعریف کو اس طرح وسیع یا محدود کریں جس سے بعض اشخاص کو یا بعض اشخاص کی جماعتوں کو اپنی قلمرو کے کسی حصہ میں جہاں یہہ ایکٹ نافذ ہو تعریف مندرجہ بالا میں داخل یا اس سے خارج کر سکیں۔

ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۸۷ء
ایکٹ نمبر ۱۷ ۱۸۸۷ء

(۲) کل الفاظ جن کی تعریف ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۴ یا ایکٹ مالگزاری پنجاب ۱۸۸۷ء کے دفعہ ۳ میں کی گئی ہو وہ باتباع احکام ایکٹ ہذا وہی معنے رکھیں گے جو دفعات مذکور میں علی الترتیب درج ہیں اور الفاظ "مسل حقیت" اور "کاغذات سالانہ" کے علی الترتیب وہی معنے ہونگے جو ان کے باب چہارم ایکٹ موخرالذکر میں علی الترتیب مذکور ہیں۔

(۳) لفظ "اراضی" سے وہ اراضی مراد ہے جو کسی شہر یا گاؤں میں بطور موقع کسی عمارت کے زیر دخل نہ ہو اور جو اغراض زرعی کے لئے یا ان غرضوں کے لئے جو متعلق زراعت کے ہوں یا چرائی کے لئے زیر دخل ہو یا لگان پر دی گئی ہو اور اس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

(الف) ایسی زمین پر مکانات اور دیگر تعمیرات کے مواقع۔

(ب) حصہ کسی محال یا کھاتہ کے منافع میں۔

(ج) کوئی مواجب یا مالگزاری یا کوئی مقررہ شرح فیصدی جو ادنیٰ مالک سے اعلیٰ مالک کو واجب الادا ہو۔

(د) حق وصولی لگان۔ اور

(ہ) کوئی حق آب جو مالک یا قابض اراضی کو بحیثیت اس کے مالک یا قابض اراضی ہونیکے حاصل ہو۔

(۴) الفاظ "دوامی انتقال" میں بیع تبادلہ ہبہ اور وصیت داخل ہیں۔ لیکن اس میں ایسا ہبہ شامل نہیں ہوگا جو مذہبی یا خیراتی اغراض کے واسطے کیا جاوے۔ خواہ زندہ اشخاص کے مابین ہو خواہ بذریعہ وصیت کیا گیا ہو۔

(۵) الفاظ "رہن باقبضہ" سے مراد اس رہن کی ہے جس کی رو سے راہن قبضہ اراضی مرہونہ مرتہن کے سپرد کر دے اور اس کو اختیار دے کہ وہ اراضی مذکور کا قبضہ تا ادائے زر رہن اپنے پاس رکھے اور لگان و منافع اراضی وصول کرے اور ان کو سود میں مجرا دیوے یا اصل زر رہن میں محسوب کرے۔ یا کچھ سود میں اور کچھ اصل زر رہن میں مجرا دیوے۔ اور

(۶) الفاظ "بیع بالوفا" میں ہر ایسا معاہدہ شامل ہے جس کی رو سے زر رہن یا سود کے ایک خاص وقت پر ادا نہ ہونے کی صورت میں اراضی قطعی طور پر مرتہن کے پاس منتقل ہو جائے۔

دوامی انتقالات اراضی

بعض دوامی انتقالات میں صاحب ڈپٹی کمشنر کی منظوری کی ضرورت

دفعہ ۳ – (۱) جو شخص اپنی اراضی کا دوامی انتقال کرنا چاہے وہ ایسے انتقال کرنے کا مجاز ہوگا جہاں۔

(الف) انتقال کنندہ زراعت پیشہ قوم میں سے نہ ہو۔ یا

(ب) انتقال کنندہ زراعت پیشہ قوم میں سے ہو اور منتقل الیہ اس موضع میں جہاں اراضی زیر انتقال واقع ہے بحیثیت زراعت پیشہ کے قابض زمین ہو۔ یا

(ج) انتقال کنندہ زراعت پیشہ قوم میں سے ہو اور منتقل الیہ بھی اسی قوم میں سے ہو یا کسی اور ایسی قوم میں سے ہو جو ایک ہی گروہ اقوام کے اندر آتی ہو۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اگر ایک زراعت پیشہ شخص چاہے کہ وہ اپنی اراضی کا دوامی انتقال کرے جو اس نے دفعہ شکمی (ب) دفعہ ہذا کے بموجب حاصل کی ہو تو وہ اس قسم کے دوامی انتقال کرنے کا زیر دفعہ شکمی ہذا مجاز نہ ہوگا۔ بجز اس کے کہ منتقل الیہ زراعت پیشہ قوم میں سے ہو یا ایسا شخص ہو جو بحیثیت زراعت پیشہ موضع میں اراضی رکھتا ہو۔

(۲) سوائے ان صورتوں کے جو دفعہ شکمی (۱) دفعہ ہذا میں بیان ہوئے ہیں کوئی دوامی انتقال اراضی بجز منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر واقعہ نہ ہوگا اور تاوقتیکہ منظوری حاصل نہ ہو بطور انتقال دوامی موثر نہ ہوگا۔

مگر شرط یہہ ہو کہ ایسی منظوری بعد اس کے دی جاوے جبکہ عمل انتقال اور طرح سے مکمل ہو چکا ہو۔

(۳) صاحب ڈپٹی کمشنر انتقال کے متعلق حالات دریافت کریں گے اور ان کو اختیار ہوگا کہ حسب اقتضائے

رائے خود منظوری جو بموجب دفعہ ضمنی (۲) مطلوب ہو اس کو عطا کریں یا عطا کرنے سے انکار کریں۔

اقوام زراعت پیشہ

دفعہ ۴۔ لوکل گورنمنٹ کو لازم ہوگا کہ بعد حصول منظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بذریعہ اعلان مندرجہ مقامی گزٹ سرکاری مشتہر کر کے معین فرماویں کہ واسطے اغراض اس ایکٹ کے کون سے گروہ اشخاص کے کسی ضلع میں یا چند اضلاع کے کسی مجموعہ میں اقوام زراعت پیشہ یا اقوام زراعت پیشہ کی جماعتوں میں شمار کئے جاوینگے۔

حقوق اراضی منتقلہ کی استثنار

دفعہ ۵۔ جبکہ صاحب ڈپٹی کمشنر ایک دوامی انتقال اراضی کی منظوری دیویں تو صاحب موصوف کے حکم سے یہہ متصور نہ ہوگا کہ کسی معاملہ حقیت یا معاملہ متعلقہ حق بازگشت یا حق شفع کا فیصلہ ہوگیا یا اس پر اثر پڑا۔

عارضی انتقالات اراضی

بعض حالتوں میں رہن کی جائز صورتیں۔

دفعہ ٦۔ (۱) اگر زراعت پیشہ قوم کا کوئی شخص اپنی اراضی رہن کرے اور مرتہن اسکی قوم کا نہ ہو یا اسی گروہ اقوام زراعت پیشہ سے نہ ہو تو رہن مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک صورت کا ہوگا۔

(الف) رہن باقبضہ کسی صورت میں جسکے ذریعہ راہن قبضہ اراضی مرہونہ مرتہن کو دیوے اور مرتہن کو اختیار دے کہ وہ اراضی پر قابض رہے اور لگان اور منافع اراضی کا بجائے سود و ادائے اصل لیوے۔ اس شرط پر کہ اس قدر عرصہ کے بعد جو مقرر ہو یا اگر کوئی میعاد مقرر نہ ہو یا اگر میعاد مقررہ بیس سال سے زیادہ ہو، تو بعد گذرنے بیس سال کے زمین راہن کو واپس دیدیجاوے۔ یا

(ب) بصورت رہن بلا قبضہ اس شرط کے ساتھ کہ اگر راہن زر اصل و سود بموجب اپنے معاہدہ کے نہ ادا کرے تو مرتہن صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں درخواست دیوے کہ اس کو قبضہ اراضی ایک ایسی میعاد کے واسطے دلایا جائے جو بیس سال سے زیادہ نہ ہو اور جس کو صاحب ڈپٹی کمشنر واجب میعاد متصور فرماویں۔ رہن مذکور اس میعاد کے واسطے جس میں مرتہن قابض رہے اور بابت اس رقم بقایا اصل اور سود کے جو مرتہن کو واجب الادا ہو رہن باقبضہ متصور ہوگا۔ سود اس سادہ سود سے تجاوز نہیں کریگا جو ایسی شرح اور میعاد تک کے واسطے ہوگا جو صاحب ڈپٹی کمشنر مناسب خیال فرماویں۔ یا

(ج) بصورت رہن باقبضہ بذریعہ تحریر جس کے رو سے راہن مرتہن کو بحیثیت مالک کے سمجھتا ہو اور خود بحیثیت کاشتکار کے قابض رہتا ہو بشرط ادائے لگان ایسی شرح پر جو فریقین مقرر کریں اور جو معاملہ زمین کی رقم کے فی روپیہ پر ١٦ آنہ سے زیادہ نہ ہو علاوہ اس زمین کے معاملہ کے اور ایسے حبوب و ابواب کے اسپر لگے۔ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء ہوئے ہوں اور اس عرصہ کے واسطے جس کا معاہدہ ہوجاوے اور راہن کو اختیار انتقال حقوق دخیلکار کاشتکاری کا نہیں ہوگا اور مرتہن کو اختیار بے دخلی راہن کا نہ ہوگا سوائے ان وجوہات کے جو دفعہ ۳۹ ایکٹ دخل ریعتیانہ پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء میں درج ہیں۔

(د) کسی صورت کا رہن جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ عام یا خاص حکم کے اجازت عمل میں لانیکی دیوے۔

(۲) اگر بصورت رہن از قسم (ج) راہن بیدخل کیا جائے یا زمین کے قبضہ کاشت کو ترک کردے یا چھوڑ دے تو یہہ رہن بطور رہن باقبضہ از قسم (الف) ایسی میعاد کے لئے جو تاریخ بے دخلی یا چھوڑنے یا ترک کرنے اراضی سے عرصہ بیس سال سے زیادہ نہ ہو اور ایسی رقم کے لئے جو صاحب ڈپٹی کمشنر معقول سمجھے متصور ہوگا۔

قواعد متعلق ان رہنوں کے جن کی اجازت دیگئی

دفعہ ۷۔ بصورت رہنہائے جو دفعہ ٦ کے بموجب عمل میں آویں۔

(۱) کوئی سود اس میعاد کی بابت نہیں ملیگا جس میں مرتہن کے پاس قبضہ اراضی مرہونہ کا رہا ہو یا مرتہن لگان لیتا رہا ہو۔

(۲) اگر رہن مندرجہ صورت (الف) یا (ب) کا ہو تو ایسی میعاد قبضہ کے خاتمہ پر زر رہن بیباق متصور ہوگا

(۳) راہن مجاز ہوگا کہ کسی وقت زر رہن ادا کر کے دوران رہن میں فک الرہن کرالیوے یا جب رہن کی صورت (الف) یا (ب) کی ہو تو ایسا حصہ زر رہن کا ادا کرے جو صاحب ڈپٹی کمشنر قرین انصاف تصور کر کے مقرر کردیں اور

(۴) بصورت رہن باقبضہ راہن واسطے ادائے زر رہن بذاتہ ذمہ وار متصور نہ ہوگا۔

شرائط رہنہائے جنکی اجازت دی گئی۔

دفعہ ۸۔ (۱) جو رہن دفعہ ٦ کے بموجب عمل میں آوے اس میں شرائط مندرجہ ذیل باتفاق فریقین اضافہ کیجاسکتی ہیں۔

(الف) شرط در بارہ تقرری وقت سال زراعتی جبکہ راہن اپنی زمین کو فک الرہن کرا کے قبضہ حاصل کرے۔

(ب) شرائط بابت محدود کرنے حق راہن یا مرتہن جو قابض ہو بابت کاٹنے و فروخت یا رہن کرنے درختاں

یا کوئی اور ایسا عمل کرنے کی بابت جس سے زمین کی دائمی حیثیت پر اثر پڑے۔ اور

(ج) کوئی شرط جسکی بابت لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم عام یا خاص جائز ہونیکا اعلان کرے۔

(۲) جو رہن زیر دفعہ ۶ عمل میں آوے اس میں اگر کوئی شرط جس کی اجازت بموجب یا زیر ایکٹ ہذا نہیں دی گئی درج کی جاوے تو کالعدم ہوگی۔

دفعہ ۹-(۱) اگر کوئی شخص زراعت پیشہ قوم

اختیارات درباب نظر ثانی رہن ہائے جو ایسی صورت کے ہوں جسکی اجازت نہیں

کا اپنی زمین کسی ایسی صورت یا طریقہ سے رہن کرے جس کی اجازت بروئے یا زیر ایکٹ ہذا نہیں ہے تو صاحب ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا کہ اس کی نظر ثانی کریں اور شرائط رہن کو اس طرح پر بدل دیں کہ وہ ایسی صورت کے مطابق ہو جاوے جس کی اجازت بذریعہ یا زیر ایکٹ ہذا دی گئی ہے اور جس کا مرتہن از روئے انصاف مستحق معلوم ہو۔

(۲) اگر کسی شخص نے منجملہ زراعت پیشہ قوم کے قبل از نفاذ ایکٹ ہذا اپنی زمین کو رہن کیا ہو جس میں شرط بیع بالوفا کی درج ہے تو صاحب ڈپٹی کمشنر رہن کی میعاد کے اندر کسی وقت مجاز ہونگے کہ وہ مرتہن کو اس امر کا اختیار دیویں کہ آیا وہ اس امر پر متفق ہے کہ شرط مذکورہ بالا خارج کر دیجاوے یا بجائے اس رہن کے وہ ایسا رہن منظور کرتا ہے جو حسب مرضی مرتہن یا تو صورت (الف) میں یا صورت (ب) میں ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ دفعہ ۶ میں اجازت دی گئی ہے اور رہن ایسی میعاد کے لئے اس عرصہ سے زاید نہ ہو جس کی اجازت دفعہ مذکور میں دی گئی ہے اور ایسی رقم کے لئے ہوگا جو صاحب ڈپٹی کمشنر واجب تصور فرماویں۔

(۳) اگر ایکٹ ہذا کے نفاذ کے وقت کسی عدالت دیوانی میں کوئی مقدمہ ایسی شرط کے نفاذ کے لئے دائر کیا جائے یا دائر ہو جس کا عمل بطور شرط بیع بالوفاء کرنے کا منشا تھا۔ یا اگر کسی عدالت دیوانی میں کسی رہن کی بابت جس کے متعلق دفعہ ضمنی (۱) یا (۲) ہے مقدمہ دائر ہو تو عدالت کو لازم ہوگا کہ مقدمہ مذکور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں اس لئے بھیجدے کہ وہ اس اختیار کو استعمال میں لاویں جو ضمنی دفعہ متعلقہ میں کو دئے گئے ہیں۔

دفعہ ۱۰- جو رہن اراضی زرعی بعد نفاذ ایکٹ

آیندہ رہن بصورت بیع بالوفا ناجائز ہے۔

ہذا عمل میں آوے اس میں کوئی شرط جو بطور بیع بالوفا کے درج ہو کالعدم سمجھی جاویگی۔

دفعہ ۱۱- زراعت پیشہ قوم کا کوئی شخص اپنی

مستاجری اور پٹہ

زمین کی مستاجری یا پٹہ کسی ایسی میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہ ہو دے سکتا ہے اور کوئی مستاجری یا پٹہ زاید از مدت بیس سال جو منجانب کسی شخص کے جو زراعت پیشہ قوم میں سے ہو اور ایسے شخص کے نام کیا گیا ہو جو اس قوم کا یا گروہ متعلقہ میں سے کسی قوم کا نہ ہو ایسی مدت کے لئے مستاجری یا پٹہ سمجھا جاویگا جس کی اجازت اس دفعہ میں دی گئی ہے۔

دفعہ ۱۲-(۱) دوران رہن میں جو دفعہ ۶ کی صورت

مزید عارضی انتقالات اراضی کی بابت اختیار کا محدود کرنا۔

(الف) یا (ب) کے مطابق کیا گیا ہو یا مستاجری یا پٹہ جو حسب منشاء ایکٹ ہذا عمل میں آیا ہو مالک کو اختیار ہوگا کہ مزید عارضی انتقال اسی زمین کا ایسی مدت کے واسطے کرے جو مدت رہن موجودہ یا مستاجری یا پٹہ کی میعاد کے ساتھ شامل کرکے کل میعاد بیس سال سے تجاوز نہ کرے۔

(۲) کوئی ایسا مزید عارضی انتقال اگر اس عرصہ سے جو بموجب دفعہ ہذا کے جائز ہے زاید عرصہ کے لئے کیا جاوے تو مدت عارضی انتقال مذکور کی صرف اس قدر سمجھی جاوے گی جس کی اجازت دفعہ ہذا میں ہے۔

دفعہ ۱۳- اگر مرتہن یا مستاجر یا پٹہ دار بذریعہ

بیدخلی مرتہن یا مستاجر یا پٹہ دار جو بعد گذرنے میعاد قابض رہے

رہن زیر دفعہ ۶ یا بذریعہ مستاجری یا پٹہ زیر دفعہ ۱۱ یا بذریعہ رہن یا مستاجری یا پٹہ بموجب دفعہ ۱۲ کے قابض ہے بعد گذرنے میعاد کے جس کا وہ حق بذریعہ رہن یا مستاجری یا پٹہ کے رکھتا ہو قابض رہے تو صاحب ڈپٹی کمشنر اپنے آپ یا بر بنائے درخواست ایسے شخص کے جو قبضہ کا مستحق ہو ایسے مرتہن یا مستاجر یا پٹہ دار کو بے دخل کریں اور شخص مستحق کو دخل دلا دیویں

احکام عام

دفعہ ۱۴- اگر کوئی ایسا دائمی انتقال کیا جائیگا

تاثیرات دوامی انتقالات کی جو بلا منظوری کئے گئے

جو زیر دفعہ ۳ بطور انتقال دائمی مؤثر نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ صاحب ڈپٹی کمشنر منظور نہ فرماویں یا منظوری دینے سے انکار کریں تو ایسے انتقال کا اثر اس رہن با قبضہ کا ہوگا جس کی اجازت دفعہ ۶ کی صورت (الف) میں دی گئی ہے اور جس کی میعاد بیس سال سے زاید نہ ہوگی اور شرائط ایسی ہونگی جو صاحب ڈپٹی کمشنر مناسب سمجھیں۔

دفعہ ۱۵- ہر ایک معاہدہ جس کے ذریعہ زراعت

صاحب ڈپٹی کمشنر کی منظوری کی ضرورت بعض انتقالات وغیرہ پیداوار زمین کی پیداوار کے متعلق

پیشہ قوم کا کوئی شخص اپنی زمین کی پیداوار یا اس کا کوئی جز یا اس میں سے کوئی حصہ انتقال یا مکفول کرنا چاہے اور جس کی میعاد زاید از عرصہ ایک سال ہو وہ تاریخ معاہدہ سے ایک سال سے زیادہ مؤثر نہیں ہوگا تا وقتیکہ صاحب ڈپٹی کمشنر کی منظوری حاصل نہ کی جائے اور تا حصول منظوری مذکور یا اگر عطائے منظوری سے انکار کیا گیا ہو

تو اس کا ایسا اثر ہوگا کہ گویا صرف ایک سال کے واسطے قرار کیا گیا تھا۔

تشریح

پیداوار زمین سے مراد ہے۔

(الف) فصل اور دوسری قسم کی پیداوار اراضی جو اراضی میں استادہ یا غیر فراہم شدہ موجود ہو۔

(ب) فصل اور دیگر پیداوار زمین جو دوران سال گذشتہ میں پیدا ہوئی ہو اور کاٹی یا جمع کی گئی ہو۔

زمین کی فروخت بعلت اجرائے ڈگری منع ہے۔

دفعہ ۱۶۔ (۱) کوئی زمین کسی شخص کی جو منجملہ زراعت پیشہ قوم کے ہو کسی ڈگری یا حکم عدالت دیوانی یا مال کے اجرائے میں فروخت نہیں کی جاویگی۔ خواہ وہ ڈگری یا حکم قبل یا بعد از نفاذ اس ایکٹ کے صادر ہوا ہو۔

(۲) اس دفعہ میں کوئی امر گورنمنٹ کے اس حق میں خلل انداز نہ ہوگا کہ وہ بقایا مالگذاری یا دیگر مطالبہ جات جو بقایا مال گذاری کی طرح قابل وصول ہوں کسی نہج سے جو ابتک قانوناً جائز ہے وصول کرے۔

رجسٹری

دفعہ ۱۷۔ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ء ایکٹ رجسٹری ہند نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ء میں یا قواعد زیر دفعہ ۶۹ ایکٹ مذکور میں کوئی امر متناقض ہونے کے باوجود۔

(۱) کوئی وثیقہ جو خلاف احکام ایکٹ ہذا ہو رجسٹری کے واسطے منظور نہیں کیا جاویگا۔

(۲) کوئی وثیقہ جس میں کوئی معاملہ قلمبند ہو یا جس میں کسی ایسے معاملہ کی تعمیل کرائی جائے جس کی نسبت صاحب ڈپٹی کمشنر کی منظوری مطلوب ہے اس کو رجسٹری کے واسطے نہیں لیا جاویگا۔ جب تک کہ حکم صاحب مذکور مشعر عطائے منظوری کی مصدقہ نقل اس افسر کی خدمت میں پیش نہ کی جاوے جو ایسے وثیقہ کی رجسٹری کرنیکا مجاز ہے

مسل حقیت و کاغذات سالانہ

دفعہ ۱۸۔ (۱) جہاں کسی ایسے معاملہ کے باعث جس میں زیر ایکٹ ہذا صاحب ڈپٹی کمشنر کی منظوری کی ضرورت ہے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے ایک حق حاصل کیا ہے جس کے حصول کی اطلاع دینی بموجب دفعہ ۳۴ ایکٹ معاملہ زمین پنجاب ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء سنہ ۱۸۸۷ء اس پر فرض تھی تو ایسے شخص کو لازم ہے کہ ایسی رپورٹ کرتے وقت بیان کرے کہ آیا منظوری مطلوبہ حاصل کی گئی یا نہیں اور اس کا اس طرح حاصل شدہ حق مسل حقیت یا کاغذات سالانہ میں درج نہیں کیا جاویگا جب تک کہ وہ اس حکم کی شہادت پیش نہ کرے جس کی رو سے منظوری مطلوبہ زیر قواعد ایکٹ ہذا دی گئی۔

(۲) کوئی حق جس کا دعویٰ کوئی شخص بذریعہ کسی معاملہ یا شرط کی رو سے کرے جو بموجب اس ایکٹ کے کالعدم اور ناجائز قرار دی گئی ہو اس کا اندراج مسل حقیت یا کسی کاغذات سالانہ میں نہیں کیا جاویگا۔

اطلاق بعض احکام ایکٹ معاملہ زمین پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء

دفعہ ۱۹۔ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء باتباع احکام ایکٹ ہذا احکام مندرجہ باب دوم ایکٹ معاملہ زمین پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء جہاں تک وہ متعلق ہو سکیں افسران مال کی کارروائی زیر ایکٹ ہذا پر اطلاق پذیر ہونگے۔

اشخاص قانون پیشہ کی پیشی کی ممانعت۔

دفعہ ۲۰۔ کوئی شخص قانون پیشہ کسی فریق کی طرف سے اس کارروائی میں جو زیر ایکٹ ہذا افسر مال کو رہا ہو پیش نہیں ہو سکیگا۔

تشریح۔ لفظ قانون پیشہ میں مختار بھی شامل ہے۔

عدالتہائے دیوانی کو اختیارات دینے کی بندش۔

دفعہ ۲۱۔ (۱) کسی عدالت دیوانی کو اختیار سماعت کسی ایسے معاملہ کا نہ ہوگا جس کو لوکل گورنمنٹ یا ریونیو افسر بموجب ایکٹ ہذا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتا ہو

(۲) کوئی عدالت دیوانی کسی ایسے طریق عمل کی بابت سماعت نہیں کریگی جس میں لوکل گورنمنٹ یا کوئی ریونیو افسر کوئی ایسا اختیار استعمال میں لاوے جو گورنمنٹ یا ریونیو افسر کو بذریعہ زیر ایکٹ ہذا حاصل ہے

ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۷۷ میں ایزادی۔

دفعہ ۲۲۔ ایکٹ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۷۷ کی ماتحتی دفعہ (۳) کی ضمن (ج) میں مقدمات متذکرہ شق اول کے اندر مندرجہ ذیل الفاظ ایزاد کئے جاویں گے۔ یعنے

"اور مقدمات بابت لگان جو ایسے رہن کی بابت دیا جاتا ہو جو حسب ضمن (ج) دفعہ ۷ ایکٹ انتقال اراضی پنجاب سنہ ۱۹۰۰ء کے ہوا ہو"

صاحب ڈپٹی کمشنر کے اختیارات کا استعمال

دفعہ ۲۳۔ جو اختیارات صاحب ڈپٹی کمشنر کو بروئے ایکٹ ہذا عطا ہوئے ہیں وہ اختیار کوئی ریونیو افسر اس سے اعلیٰ درجہ کا یا کوئی اور افسر جس کو لوکل گورنمنٹ اس باب میں اختیار عطا کیا ہو استعمال کر سکیگا۔

بریت

دفعہ ۲۴۔ لوکل گورنمنٹ کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری پیشتر حاصل کر کے اختیار ہوگا کہ بذریعہ اشتہار منطبع سرکاری گزٹ مقامی کے کسی ضلع یا حصہ ضلع کو یا کسی شخص یا طبقہ اشخاص کو ایکٹ ہذا کی یا اس کے کسی حکم کی اثر پذیری سے بری کر دے۔

قواعد وضع کرنیکا اختیار

دفعہ ۲۵۔ (۱) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ احکام ایکٹ ہذا کی اغراض کو مؤثر گرداننے کے لئے قواعد وضع کرے۔

(۲) علی الخصوص اور بدون نقصان پہنچانے اختیار ماسبق کی عمومیت کو لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ در خصوص تعین اس بات کے قواعد وضع کرے کہ کن افسران صیغہ مال کے پاس درخواستیں ہو سکیں گی اور کس طریقہ اور کس

بقیہ

آواگون کا

ب

خیال تناسخ کا آغاز و رواج کب سے ہوا

علاوہ اس کے منو کا دھرم شاستر بھی اس وقت کی کتاب ہے جب تناسخ کی تعلیم پختہ صورت میں رائج ہو گئی تھی اور منو نے اپنے دھرم شاستر کے بارھویں لکچر میں تناسخ کا مفصل بیان کیا ہے۔ اور اس کے لکچر اوّل میں عالم کی پیدائش کے دو مختلف بیان ہیں۔ جب خود ہست خداوند نے پہلے پانی پیدا کیا تو اس میں بیج ڈالا اور وہ سونے کا انڈا ہو گیا۔ اور اس میں سے برہما نکلا جو کل عالموں کے پیدا کرنے والا ہے تو اس نے سب چیزیں پیدا کیں۔ مگر سوال ہے کہ برہما نے ہر چیز کو کیسا پیدا کیا؟ آیت ۲۸، ۲۹ و ۳۰ میں اسکا یہہ جواب لکھا ہے کہ

"۲۸۔ اب جس کرم میں اس خداوند نے کسی (مخلوق) کو پہلے لگایا وہ مخلوق بار بار پیدا کیا جاکر پھر از خود ہی کرم کے اس طرق کو کرنے لگا۔ ۲۹۔ مقر یا غیر مقر حلیم یا وحشی بھلا یا بُرا سچا یا جھوٹا جیسا گن اس نے پیدائش کے وقت کسی کو دیا وہ گن از خود ہی اس میں داخل ہوا۔ ۳۰۔ جس طرح موسم اپنے دور میں اپنی اپنی تاثیریں حاصل کرتے ہیں اسی طرح جسم والے وجود اپنے اپنے خاص کرم حاصل کر لیتے ہیں"۔

اس کے بعد آیت ۳۴-۴۰ میں بیان ہے کہ برہما نے وجودوں کے دس مالک پیدا کئے اور ان دس الٰہوں نے سارے بے جان اور جاندار اور انسان پیدا کئے کسی کی ماتحتی کا ذکر نہیں۔ سب برہما میں سے نکلے تھے اور آیات منقولہ کے صاف معنے یہہ ہیں کہ جیسی صفت کسی چیز میں پیدائش کے وقت ڈالی گئی تھی وہی اس کی عادت ہو گئی۔ وہ بار بار اسی قسم کی پیدا ہوتی ہے یعنے بیجدار پودوں سے بیجدار پودے حیوانوں سے حیوان اور انسانوں سے انسان پیدا ہونا مقرر کیا گیا تھا۔ اور اسی طرح ہوتا آتا ہے۔ اور اس سے نئے ویدانتیوں کا خیال ثابت نہیں ہوتا کہ ہر آدمی کی روح دوسرے جسموں میں ابتک بار بار جنم لیتی آئی ہے۔ ویدانتیوں کی نئی تاویل ایک طرف رہنے دو۔

پھر بارھویں لکچر میں منو انسان کی موجودہ زندگی سے شروع کرتا ہے اور تناسخ سے اس روح کو بچانے کی تجویزیں بتلاتا ہے۔ اور یہہ کسی جگہہ نہیں لکھتا کہ یہہ آدم جون کسی پہلے کرم کے سبب سے ملا ہے۔ بلکہ انسان کی زندگی انسان ہی سے شروع کرتا اور برہما میں جا ملاتا ہے۔ عام خیال البتہ یہہ ہے کہ اس زندگی میں آرام یا دکھ۔ امیری یا غریبی۔ علم یا جہالت کسی اگلے جنم کے کرموں کا نتیجہ ہے۔ اور اسی لئے کمترین ناظرین سے خاص طور پر التماس کرتا ہے کہ اس بات پر خوب غور کریں کیونکہ یہہ بالکل بے بنیاد ہے۔ دھرم شاستر منو۔ لکچر ۱۲۔ آیت ۸ و ۹ میں روح کے تناسخ کی بابت یوں لکھا ہے۔

"۸۔ ہر آدمی من کے پاک یا ناپاک کام کے لئے صرف اپنے من میں اجر پاتا ہے۔ آواز کے کاموں کے لئے آواز میں۔ اور اسی طرح جسم کے کاموں کے لئے فقط جسم میں۔ ۹۔ آدمی بُرے کاموں کے باعث جو جسم نے کئے اچل ہستی کی حالت کو آواز کے کاموں کے باعث پرندوں یا جنگلی جانوروں کی حالت کو اور من کے باعث (آدمیوں کے درمیان) نیچ جنم کی حالت کو پہنچتا ہے"۔

پھر آیت ۲۴-۵۰ میں تین گنوں کا ذکر ہے یعنے ستو۔ رجو اور تمو گن۔ بمراد نیکی۔ موہ۔ اور کدورت۔ جو آپ یا میں کے تین گن ہیں اور جن کے ذریعہ عقل اعظم سب چیزوں میں رہتی ہے اور ان تینوں کے کام موجودہ زندگی میں ظہور میں آتے ہیں۔ اور ان کا نتیجہ مابعد جنموں میں بھوگنا پڑتا ہے۔ یہی تین گن تناسخ کا موجب ہیں (آیت ۵۱) اور پھر آیت ۵۳ سے مصنف اقسام تناسخ کی تفصیل لکھتا ہے یہہ کہکر کہ

"اب خوب جان لو کہ کون سے مختلف کاموں کے باعث جو بیان کئے جاتے ہیں یہہ آتما اس دنیا میں مختلف جونوں میں داخل ہوتی ہے۔ ایک کے بعد دوسری میں"۔

اس سے اور مقامات مذکورہ بالا سے آواگون کا خیال تو اس زمانہ میں ثابت ہے مگر اس سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ یہہ آتما جو ہمارے اندر ہے یہہ آتما اس دنیا میں جیسے کرم کرتا ہے موت کے بعد ویسی ہی جون بھوگتا ہے۔ منو نے نہ اس مقام میں اور نہ کسی اور مقام میں یہہ ذکر کیا کہ کسی سابقہ زندگی کے کرم کے سبب آدم زاد اس دنیا میں آدم زاد پیدا ہوئے ہیں۔ بلکہ انسانیت سے انسان کی ہستی شروع ہوتی ہے اور اسی ہستی کے کرموں کا نتیجہ آواگون یا پرماتما میں لے ہو جانا ہے۔ اسی زندگی میں ویدوں کی تلاوت اور گیان اور دھیان اور تپ کو مکتی کا ذریعہ بتلایا ہے اور اسی زندگی کے بُرے کرموں کا نتیجہ آواگون بتلایا ہے۔ پس آواگون کے خیال کے آغاز کے ساتھ اس امر کا خیال رکھا جاہئے۔ مگر پھر

بھگوت گیتا کا بیان ہے کہ ارجن جیسا پہلے جنم میں ابھیاسی تھا ویسا ہی اس جنم میں براہت ہوتا۔ ادھیاء ۶ آیت ۴۱-۴۴ اسکی بابت خیال رہے کہ گیتا میں یہہ ایک نیا خیال آواگون کی بابت پیش کیا گیا ہے۔ اپنیشدوں کی تعلیم سے گیتا ایک قدم اور آگے بڑھی ہے بھگوت گیتا منو کے شاستر کے بعد کی کتاب یا

بقیہ

وید کے اُپنشد

س ۴۔ اکثر اُپنشد کس طور پر لکھے گئے؟

ج۔ اکثر اُپنشد گفتگو یا سوال وجواب کے طور پر لکھے گئے۔ چیلے گرو سے سوال کرتے اور گرو اُن کے جواب دیتے ہیں۔ اس امر میں اُپنشدوں میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں بھی مندرج ہیں۔ بعض اُپنشد بغیر سوال وجواب کے بھی تصنیف ہوئے۔

س ۵۔ اُپنشد شمار میں کتنے ہیں چند مشہور اُپنشدوں کے نام بتلاؤ؟

ج۔ اُپنشد شمار میں قریب ڈیڑھ سو ہیں اُن میں سے ذیل کے اوپنشد سب سے زیادہ مشہور ہیں ÷ یعنے

(۱) عیشی اوپنشد (۲) کینا اوپنشد جسے طلیکا اپنشد بھی کہتے ہیں (۳) کٹھ اوپنشد (۴) پرشنہ اوپنشد (۵) منڈوک اوپنشد جسے طلیکا اپنشد بھی کہتے ہیں (۶) مانڈوکیہ اپنشد (۷) تیتریہ اپنشد (۸) ایتریہ اوپنشد جسے اپنشد بھی کہتے ہیں (۹) چھاندوگیہ اوپنشد (۱۰) برہید ارنیک اُپنشد (۱۱) شوتیا شوتر اوپنشد جسے طلیکا۔ اُپنشد بھی کہتے ہیں

س ۶۔ اُپنشدوں میں اکثر کن باتوں کی تعلیمات پائی جاتی ہیں؟

ج (۱) خلقت کی علت غائی کیا ہے؟ (۲) برہم کیا ہے؟ (۳) برہم کی ذات وصفات کیا ہیں (۴) جیو یعنے روح کیا ہے؟ (۵) جیو اور برہم کا کیا رشتہ ہے (۶) اگیان یا اودیہ یعنے حماقت کیا ہے۔ (۷) گیان یا ودیہ یعنے معرفت کیا ہے؟ (۸) جیو کس طرح آواگون یا تناسخ میں پھنس گیا۔ (۹) آواگون سے کیونکر چھٹکارہ ہوسکتا ہے؟ (۱۰) معرفت کی منزلات کیا ہیں۔

اُوپنشد کی تعلیمات

س ۱۔ اُپنشد میں خلقت کی علت غائی کسکو قرار دیا گیا

ج۔ برہم کو۔

س ۲۔ برہم کیا ہے؟

ج ۱۔ وہ آتما یعنے روح ہے

(۲) وہ ازلی وابدی غیر فانی وبے تبدیل ہے۔

(۳) اُسکی کوئی شکل اور صورت نہیں اور اسلئے وہ حواس خمسہ سے دریافت نہیں ہوسکتا ہے۔

(۴) وہ ست سروپ یعنے خود ہست ۔ چت سروپ یعنے زندہ اور آنند سروپ ہے۔

(۵) وہ گیان سروپ یعنے معرفت ہے۔

(۶) وہ نرگن ہے یعنے اِس میں ستو (Sattva) رج Raja اور تمہ Jama نام تین گن نہیں ہیں

(۷) وہ اکرتا ہے یعنے کسی فعل کا فاعل نہیں ہے

س ۳۔ برہم کو کیوں نرگن کہتے ہیں؟

ج ۱۔ لفظ گن کے اصلی معنے رسی کے ہیں یعنے گن وہ شی ہے جس سے کوئی چیز باندھی جاتی ہے۔ ہندو فیلسوفوں کے خیال میں خلقت کی ساری موجودات۔ ستو۔ رج اور تم نام تین گنوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ برہم کو اس قید سے آزاد رکھنے کے لئے انہوں نے اس کو نرگن قرار دیا۔

(۲) کہتے ہیں کہ ان ہی گنوں سے سکھ دکھ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور انسان وحیوان حرکت کرتے ہیں بلکہ ان کے خیال کے مطابق ساری موجودات کی حرکات اور ان کے مختلف حالات ان گنوں پر منحصر ہیں۔ اگر برہم میں گن قرار دیئے جاویں تو ان کے خیال کے مطابق برہم میں حرکات اور حرکات سے مختلف حالات اور مختلف حالات سے سکھ دکھ وغیرہ کا امکان ہوتا ہے برہم کو ان حرکات اور حالات سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی انہوں نے اس کو نرگن کہا ہے۔ اور اسی لئے وہ ان کے خیال کے مطابق اکرتا یعنے کسی فعل کا فاعل بھی نہیں ہے۔

س ۴۔ اگر برہم اکرتا ہے یعنے کچھ کرتا ہی نہیں تو خلقت کو اس نے کیونکر برپا کیا؟

ج۔ اُپنشد کے خیال کے مطابق خلقت کوئی جداگانہ ہستی نہیں رکھتی ہے۔ اس خیال کو ادویت مت یعنے ہمہ اوست خیال کرتے ہیں۔ ادویت مت کے مطابق برہم خود جگت روپ سے ظاہر ہو رہا ہے یعنے جس کو موجودات یا خلقت کہتے ہو یہہ سب کچھ برہم ہے۔ مثلاً چھاندوگیہ اُپنشد میں لکھا ہے Sarvam Khalvidam Brahma یعنے یہہ سب کچھ برہم اور پھر اسی اُپنشد میں درج ہے Ekam evádvitiyam یعنے سوائے ایک کے دوسرا نہیں۔ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ خلقت سے کوئی جداگانہ وجود نہیں ہے جس کو خلقت کہتے ہو وہ برہم ہے۔ جبکہ برہم خود ہی خلقت ٹھہرا تو اس نے اس کو برپا نہیں کیا اور اسی لئے وہ فاعل (خالق) بھی نہیں۔

س ۵۔ اس تعلیم کے جواب میں کیا کہا گیا؟

ج۔ پادری لعل بہاری ڈے صاحب فرماتے ہیں کہ سب کچھ برہم ہے۔ کیا عجیب بات ہے! میں برہم ہوں۔ تم برہم ہو۔ وہ برہم ہے۔ یہہ کتاب برہم۔ میرا قلم برہم۔ ایک کتا برہم۔ ایک مچھر برہم!! پیارے ناظرین کیا اس بات کو آپ کی عقل تسلیم کرتی ہے؟ کیا آپ یقین کرسکتے ہیں کہ جس روٹی کو آج آپ نے کھایا ہے وہ برہم تھی؟ اگر ویدانتی* مت سچ ہے تو آپ نے آج برہم کو کھایا اور پیٹ میں اُسے ہضم کیا! بر ذرا اور ٹھہرئیے۔ آپ خود برہم ہیں بس نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ برہم نے برہم کو کھایا اور ہضم کیا ÷

---

* اس امر میں اپنشد اور ویدانت کا ایک ہی مت سمجھا جاتا ہے ÷

واقعات اور رائیں

نقل خط از منشی سید نظیر احمد صاحب بریلی

مکرم بندہ زاد عنایتہٗ

تسلیم۔ آپ کے عیسائی ہونے کی وجہ کوئی معقول نظر نہیں آتی کیونکہ آپ نے نور افشاں ۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں مشتہر فرمایا ہو کہ اسلام میں نجات نہیں اور یہہ کہ "یسوع مسیح ہمارے گناہونکو لیکر معصوم مرا" یہہ کوئی عقل کی بات ہو کہ ایک کے عوض دوسرا مرے اور پھر گناہ لاد لینے پر بھی معصوم ہی رہے۔ ذرا سوچئے کہ اگر بے گناہ مرا تو گنہگار کے لئے کیونکر یہہ فعل اس کا ہوا۔ یہہ مسئلہ کفارہ بالکل لغو ہو کوئی معقول دلیل و وجہ دریافت کیجئے اور سوچئے پھر یہہ بتائیے کہ اسلام میں کیا قباحت و بدی آپ نے دیکھی جس کی وجہ سے کشیدہ از اسلام ہوئے کیونکہ کسی چیز کی برائی اور کسی شے کی بھلائی جب دونوں سامنے ہوتی ہیں تو ترجیح دینے کا موقع ملتا ہو قبل اس کے کہ آپ اسلام کے نقایص بتاویں محض مسیحیت کی نجات کفارہ کا مان لینا مسلمانوں کے لئے بہت دشوار امر ہو فقط آپ کا خیر طلب خاکسار سید نظیر احمد عفی عنہٗ از بریلی ؛

جواب

توجہ فرمائے بندہ جناب سید نظیر احمد صاحب دام الطافہٗ

بعد سلام مسنون و شوق مشحون التماس آنکہ عنایت نامہ آیا باعث سرور موفور ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ "کوئی عقل کی بات ہو کہ ایک کے عوض دوسرا مرے" جناب من کیا آپ اس کو بالکل فراموش کر گئے کہ ان اللّٰہ علی کل شئی قدیر۔ خدا سب کچھ کرنے پر قادر ہو۔ اس نے ایسا ہی کیا کہ ایک بے گناہ کو گنہگار کے عوض اس کام کے لئے مقرر کیا اور باوجود سب کی خطا اٹھا لینے کے پھر بھی اسے معصوم و بے گناہ ٹھہرایا۔ پھر دوسرا جواب یہہ ہو کہ آپ ضرور اس بات کے قائل ہونگے کہ ظرف سے مظروف اگرچہ جدا نہیں پر ظرف کی حقیقت مظروف کی وجہ سے تبدیل نہیں ہو جاتی۔ یعنے تانبے کے برتن میں چاول رکھنے سے تانبے کی حقیقت و اصلیت بدل نہیں جاتی۔ یعنے برتن میں چاول کی خاصیت نہیں آجاتی۔ پس مسیح خداوند کو بھی ایک ظرف سمجھیں اور گناہوں کو چاول جس سے صاف عیاں ہو کہ اگرچہ گناہ اس پر سب کے رکھے تھے۔ مگر وہ خود بے گناہ ہی رہا۔ اس کی ذات پاک ہو۔ اب اگر وہ فعل خدا کے نزدیک مقبول ہو تو کسی کو اس میں کیا دخل ؟

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "مسئلہ کفارہ بالکل لغو ہو۔" اے جناب اس کا سمجھنا ہی لغو ہو کیونکہ کون گنہگار ہو جسے اپنی معافی درکار نہیں۔ پھر یہہ کہ گنہگار جانتا ہو کہ اسکا فعل بے خطا نہیں ہو سکتا اور وہ اپنی خطاؤں کے سبب معافی نہیں پا سکتا۔ جب تک کہ کوئی دوسرا بے خطا درمیان میں نہ آجائے۔ پھر یہہ بھی معلوم ہو کہ صرف درمیان میں آکر سفارش کرنی ہی کفایت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ خدا کا قانون غیر مبدل ہو اس نے جو مقرر کیا کہ گنہگار سزا اپنے فعل کی پائیگا یہہ ٹل نہیں سکتا۔ جب تک کہ فعل نیکی کے اور بے خطائی کے اس کے عوض میں زیادہ فی الوزن از گناہ نہ دئے جاویں۔

پس درمیانی بے خطا شخص ایسا ہونا چاہئے جو اپنے افعال خیر ہمیں اور ہمارے لئے دیدیوے۔

وہ سوائے خداوند منجی یسوع مسیح کے کسی کا نہ فعل ثابت نہیں ہوا۔ لہذا ثابت ہوا کہ کفارہ کی ضرورت گنہگاروں کو بہت ہو اور یہہ مسئلہ بہت ہی صحیح ہو۔

پھر آپ دریافت فرماتے ہیں کہ "اسلام میں کیا قباحت و بدی آپ نے دیکھی" جناب من کیا بتاؤں آپ کا دل دکھیگا۔ مگر کیا کروں بغیر بتائے آپ کی تسلی بھی نہ ہوگی اس لئے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ دین اسلام ہی کی مستند کتابوں کی عبارت بطور مشت نمونہ از خروار نقل کر دیتا ہوں۔ جس سے آپ اور تمام ناظرین منصف مزاج سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام میں کیا قباحت ہو۔

کتاب العرش والعلو سے احسانے نقل کیا ہو کہ

(۱) خدا عرش پر بیٹھا ہو اور چار چار انگل عرش سے باہر ہو اور عرش اس کے بوجھ سے چرچراتا ہو (کتاب العرش والعلو)

(۲) ہر شب جمعہ کو خدا آسمان سے جھانکتا ہو اور قبل خلقت دنیا جب عرش وغیرہ کچھ نہ تھا تب ایک نور کی مچھلی پر رہتا تھا (کتاب العرش والعلو)

(۳) جہنم میں جب گنہگار بھر دئے جائیں گے تو خدا سے جہنم پھر شکایت اپنے پیٹ نہ بھرنے کی کریگا اس وقت خدا اپنی ٹانگ دوزخ میں ڈال دیگا (تفسیر معالم التنزیل روایت انس بن مالک)

(۴) خدا صورت رکھتا ہو اور صاحب اعضا و اجزا ہو (کتاب الملل والنحل مصر کہمس واحمد الہجیمی)

(۵) داؤد الجواری جو اکابر اسلام سے ہو کہتا ہو کہ خدا کے عضو مثل انسان کے ہیں اور مجھ سے جس عضو کی بابت چاہو پوچھ لو لیکن اس کی فرج اور داڑھی سے معاف رکھو (کتاب الملل والنحل)

اب آپ خود ہی مہربانی کر انصاف فرمالیویں کہ جب اسم الصدق آپ کے مذہب کی بودی و ناقص نکلی تو اور باتوں کا تو کیا ذکر ہو فقط والسلام علی من اتبع الہدے ؛

راقم

ایس۔ ایم عسکری کرائسٹ چرچ کالج کانپور

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... آٹھ ۸ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ۱۰ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ۱۲ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ۱۴ر
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی ۱۲ر
بغیر ضمیمہ ۱۰ر

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ بجز صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اور اشتہاروں کی چھپائی فی سطر ۲ر۔ زیادہ مرتبہ کے لئے نصف اُجرت۔ اڈیٹر

اشتہار

سنڈ ہند کے ہندوستانی ممبران براہ مہربانی بہت جلد سنڈ میں آنے کے ارادے وغیرہ کی نسبت پاسبان کلیسیا لودیانہ کو اطلاع دیں۔ اس سے ان کو آرام ملے گا اور لودیانہ کی لوکل کمیٹی معقول بندوبست کرسکیگی۔ علاوہ ممبران کے اور صاحبان بھی جو اس موقعہ پر تشریف لانا چاہتے ہیں۔ یکم دسمبر سے پہلے اطلاع دیدیں بصورت پہلے اطلاع نہ دینے کے لوکل کمیٹی کسی قسم کے انتظام کی ذمہ وار نہ ہوگی ؛

رسید زر

- مسٹر آر ایل بیری جی۔ لاہور — ۱۴ر
- ڈبلیو ٹی نیل صاحب مین پوری بابت پرچہائے سنڈے سکول — ۱عہ
- مسٹر ڈبلیو ایف ایڈمن بجائے ڈاکٹر سمتھ صاحب مرحوم — ۱۲ر
- مس سی آر کلارک صاحبہ — ۱۲ر
- پادری صاحب یال صاحب جنڈیالہ — ۱۲ر
- پادری بی ایم گف صاحب — ۱۲ر
- مسٹر ولسن صاحب۔ پھانکوٹ بابت پرچہائے سنڈے سکول — ۱۲ر
- مس اے تھیوبالڈ صاحبہ — ۱۲ر
- ڈاکٹر محمد حسین صاحب راہداس برائے پرچہائے سنڈے سکول — ۱۲ر
- پادری کے جے لینڈ کوسٹ — ۱۰ر
- مسٹر ایم سالومن۔ پالم پور — ۱۲ر
- پادری جے ایف ہالکم صاحب — ۱۲ر
- مس اے جے لیسی صاحبہ بجائے مس پارسلی صاحبہ جنڈیالہ بابت پرچہائے سنڈے سکول — ۱۲ر
- سید عبد العزیز امرتسری — ۴ر
- پادری پی سی اُپل صاحب۔ روڑ — ۸عہ
- ” ” ” برائے اشتہار — ۸ر
- ” ” ” برائے پرچہائے سنڈے سکول — ۱۵ر
- ڈاکٹر سی بی نیومن صاحب بجائے منشی جمال الدین — ۸عہ
- پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب — ۱ے
- ” ” برائے پرچہائے سنڈے سکول — ۱ے
- ڈاکٹر سی ڈبلیو فورمن صاحب بابت اشتہار — ۱ے
- مسٹر آسی رام صاحب ضلع مرادآباد — ۱۲ر
- گمنام کیٹی کسٹ صاحب — ۶ر
- پادری پریم سنگھ صاحب برائے ۱۹۰۶،۰۷ء — ۲ے
- مسٹر ڈیوڈ عبد اللہ بابت پرچہائے سنڈے سکول — ۱عہ
- ڈاکٹر ایل ٹیلر صاحب گجرات (پنجاب) — ۱۲ر
- ڈاکٹر ایل ٹیلر صاحب بابت پرچہائے سنڈے سکول — ۱۲ر
- کلیسیا شہر انبالہ بمعرفت اے۔ ایس سنگھ صاحب بابت پرچہائے سنڈے سکول — ۱۲ر
- پادری ایچ جے تھامس صاحب۔ دہلی — ۱ے
- منشی اللہ دین۔ سکھر نو — ۴ر

نظم

نہ کر ہرگز جدا مجھ کو۔ نہ ہو ہرگز جدا مجھ سے
لگی اب آنکھ بس تجھ سے مرے عیسیٰ امرے عیسیٰ
کروں اقرار الفت کا تری میں کسطرح جانی
کہ نہ تیری قدر جانی۔ مرے عیسیٰ امرے عیسیٰ
بہایا اپنا خوں تو نے گناہوں کی مرے خاطر
محبت اپنی کی ظاہر مرے عیسیٰ امرے عیسیٰ
جسے دیکھا گناہوں میں پلا دیکھا ملا دیکھا
تجھی کو اک بھلا دیکھا۔ مرے عیسیٰ امرے عیسیٰ
تجھی کو آشنا دیکھا۔ محب باوفا دیکھا
نہ کوئی اور رُشتا دیکھا۔ مرے عیسیٰ امرے عیسیٰ
تری الفت کو ہم نے جانفزا و غم زدہ دیکھا
تجھی کو بےجفا دیکھا مرے عیسیٰ مرے عیسیٰ
نہیں آنے کا اب ہرگز محبت و دنیا کے دام میں
کہ ہر تو ہی زمانو نہیں۔ مرے عیسیٰ امرے عیسیٰ
پلا کے جام الفت کا کیا شیدا مجھے اپنا!
مجھے شاطر بنا اپنا۔ مرے عیسیٰ امرے عیسیٰ

راقم

ای جے (دہلوی)

بالفعل لندن کا عرض ۱۲ میل اور طول ۱۷ میل ہے۔ اور ہر سال ۲ میل لمبے بازار نئے تیار ہو جاتے ہیں ؛

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛